بڑی محبت اور خوب صورتی سے اسے زیورِ طباعت سے آراستہ کیا ہے۔

یقینی بات ہے کہ ہر صاحبِ ذوق اس کتاب کا استقبال کرے گا۔ یہ کتاب اَب تک انگریزی، فارسی، ترکی، ازبکی، روسی، بوسنیائی، تھائی، ملیالم زبانوں کے علاوہ اُردو میں بھی دو تین مختلف مترجمین کی توجہ اور ترجمانی کا مرکز بن چکی ہے۔(س م خ)

سچ تو یہ ہے! از چودھری شجاعت حسین۔ ناشر: فیروز سنز، مین بلیوارڈ، گلبرگ III، لاہور۔ ای میل: support@ferozsons.com۔ صفحات: ۳۲۷، مجلد (بڑا سائز)۔ قیمت: ۹۹۵ روپے۔

یہ کتاب پاکستان کے سابق وزیراعظم چودھری شجاعت حسین کی یادداشتوں پر مشتمل دستاویز ہے۔ ایسی دستاویز کہ جو بے ساختگی اور سادہ بیانی کا نمونہ ہے، جو اپنے آپ کو پڑھواتی اور قاری کو ساتھ چھوڑنے نہیں دیتی۔ اس کا تصویری حصّہ خود تاریخ ہے۔ یہ ٹھیرا کتاب کا ایک پہلو۔

اس کتاب کا دوسرا پہلو عبرت ناک، سبق آموز اور صدمہ انگیز ہے۔ زیرتبصرہ کتاب میں ہیرو تو کوئی نہیں، البتہ دو 'ولن' موجود ہیں: پہلے 'ولن' محمد نواز شریف وغیرہ ہیں، جنھیں وعدہ خلافی، طوطا چشمی، کینہ پروری اور ضدی پن کا مجسم نمونے کے طور پر مصنف نے ایک چشم دید گواہ کی حیثیت سے پیش کیا ہے۔ دوسرے 'ولن' خود صاحبِ تصنیف ہیں۔ یہی دکھائی دیتا ہے کہ سیاسی میدان میں مصروف چودھری برادران (شجاعت حسین اور پرویز الٰہی) محض پیغام رسانی کا بوجھ اُٹھانے اور بار بار صدمے برداشت کرنے، مگر غالباً جم کر کھڑا نہ ہونے والی شخصیات رہی ہیں (تاہم، چودھری پرویز الٰہی کا صوبہ پنجاب میں دورِ حکومت (۲۰۰۳ء-۲۰۰۷ء)، رفاہِ عامہ کے متعدد کاموں کے حوالے سے یادگار رہے گا)۔

پھر یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ۲۲ کروڑ عوام کا انتہائی نازک دوراہے پر کھڑا ملکِ پاکستان، آمریت اور 'جمہوریت' کے دونوں اَدوار میں کسی صورت جمہور عوام کے نمایندوں کی منشا و مرضی کے مطابق نہیں چلتا آرہا، بلکہ دو، تین یا محض چار افراد اس قوم کی قسمت اور بدقسمتی کا فیصلہ کرتے اور کاروبارِ ریاست کو من موجی انداز سے چلاتے ہیں، جب کہ حکومت کے نام سے منسوب ٹولے میں باقی سبھی افراد قوال کے ہم نوا سازندے یا پھر ہم آواز صداکار ہوتے ہیں، اور عوام بے بسی و بے چارگی کی تصویر۔ صد افسوس! (س م خ)